سوال

(34) ہم اذان اول وقت میں دیں یا آخر وقت میں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ایک جماعت تھے ۔ ہم نے طے کرلیا کہ مثلاً ظہر کی نماز آخر وقت میں ادا کریں گے ۔ اب اذان پہلے وقت میں کہنا لازم ہے یا آخر وقت میں ؟ اور کیا اذان کے بغیر ہماری نماز درست ہوگی ۔ ابراہیم ۔ ص

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ لوگ شہر میں ہوں تو آپ پر واجب ہے کہ مساجد میں جاکر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں ۔ الایہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔ جیسے مرض وغیرہ ۔ اگر عذر شرعی موجود ہو تو گھر میں ادا کی ہوئی نماز جائز ہے اور شہر میں شہر والوں کی اذان ہی کافی ہے ہاں! جب آپ صحرا ہوں تو نماز کا قیام (باجماعت) مشروع ہے اس صورت میں اپ پر واجب ہیکہ آپ اذان کہیں اور نماز باجماعت ادا کریں ۔ کیونکہ علماء کے دو اقوال میں صحیح تر قول یہ ہے کہ اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن حویرد اور اس کے ساتھیوں سے فرمایا :

((إذا حضرتِ الصَّلَاۃُ فلیؤذِن لکُم أحدُکم ولیؤُمّکم أکبرُکم ۔))

''جب نماز کا وقت آجائے تو تمہارے لیے تم میں سے کوئی ایک اذان کہہ اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے''

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن حویرث اور اس کے ساتھی سے کہا :

((إذا حضرت الصَّلاۃُ فأذّنا وأقیمَا ۔))

''جب نماز کا وقت ہوجائے تو اذان کہو اور نماز باجماعت ادا کرو''

اور اس لیے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں بلال رضی اللہ عنہ کو اور مکہ میں ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور انہیں دونوں کو نماز باجماعت میں اقامت کہنے کا حکم دیا ۔ اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہمیشہ پانچوں نمازیں اذان اور اقامت سے ادا کرتے رہے ۔ جو اذان اور اقامت کی فرضیت پر دلیل ہے ۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((صلّوا کما رأیتمونِی أصلّی ۔))

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔''

رہا اول یا آخر وقت میں اذان کہنے کا معاملہ، جبکہ تم صحرا میں ہو تو اس معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت وسعت ہے۔ اول وقت پر اذان اور نماز اور س میں جلدی کرنا افضل ہے اور اگر آپ اذان اور صلوۃ کو موخر کر کے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ادا کر لیں تو بحالت سفر اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مسافر کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ سفعر میں جمع کر لے۔ یہ جمع تقدیم۔ یہ بات مسافر کی سہولت اور آرام کے مطابق ہوگی۔

اور اگر وہ ظہر کے وقت سفر پر ہو تو افضل یے ہے کہ ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ ادا کر لے جبکہ وہ زوال سے پہلے روانہ ہوا ہوا اور جب مغرب سے پہلے آغاز کرے تو مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر ادا کرے۔ مگر جب وہ زوال کے بعد آغاز سفر کرے تو افضل یہ ہے ہ عصر کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ادا کرے۔ اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہو تو افضل یہ ہے کہ عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرے۔ کیوکہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ہو اس پر دلالت کرتی ہے۔

اور بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔'' (الاحزاب: ۲۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 59

محدث فتویٰ